محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ۔ (ابن ماجہ۔ کتاب الرھون، باب اجر الاجراء)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو

اس دنیا میں ہر کام اجتماعیت اور ایک دوسرے کے تعاون سے چلتا ہے۔ تنہا کوئی شخص کچھ نہیں کر سکتا۔ لوگ اگر ایک دوسرے کی مدد کرنا چھوڑ دیں اور تعاون سے ہاتھ کھینچ لیں تو دنیا کا سارا کاروبار معطل ہو کر رہ جائے۔ نہ اکیلا سرمایہ دار کوئی کام کر سکے اور نہ مزدور یا اجیر ہی اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھ سکے۔

یہ حدیث جو اوپر درج کی گئی ہے، نہایت مختصر اور چند الفاظ پر مشتمل ہے۔ یعنی صرف ایک چھوٹا سا جملہ ہے لیکن غور کیا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں ہماری بوقلموں دنیا کے معاملات کی ایک وسیع کائنات سمٹی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ آپس کے معاملات کی صفائی اور صلح و آشتی کے استحکام کے باب میں یہ مختصر جملہ جو وسعت اور جامعیت اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، اس کا کہیں جواب نہیں ملتا۔ دنیا کا کوئی کتنا بھی بڑے سے بڑا اور ہمہ گیر انسان ہو، دوسرے سے بے نیاز ہو کر اکیلا، اپنے ایک دو یا محدود دائرے میں سمٹے ہوئے چند کام تو کر سکتا ہے، گھر بار کے تمام کام ہرگز انجام نہیں دے سکتا۔ اس کو زمین کی کاشت و زراعت کے لیے مزارع کی ضرورت ہے، مکان کی تعمیر کے لیے وہ معمار اور مزدور کا محتاج ہے، لکڑی کے کام کے لیے بڑھئی کی خدمت حاصل کرنے پر مجبور ہے، سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے حمال اور قلی کا دست نگر ہے۔ اگر کوئی شخص تعلیم و تعلم اور کتابوں سے شغف رکھتا ہے تو کتابت، طباعت اور جلد سازی کے لیے اسے کاتب، سنگ ساز اور جلد ساز کی احتیاج ہے، کپڑے کی تیاری کے سلسلے میں وہ کاریگر کے دروازے پر جانے کے لیے مجبور ہے۔ غرض اس دنیا کا ہر شخص اپنے کام کی تکمیل کے لیے کسی نہ کسی کی خدمات حاصل کرنے کا ہر آن محتاج ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اس کا یہ کام سرانجام دیتا اور اسے تکمیل کے مراحل میں پہنچاتا ہے، وہ اس کا اصل محسن ہے

اس حدیث کے مختصر الفاظ میں کس درجہ خوبصورت انداز میں فرمایا گیا ہے کہ اس عظیم محسن کا شکریہ ادا کرو، اور اس کے کام اور فن کا معاوضہ اس کا پسینہ خشک ہونے سے بھی پہلے ادا کر دو۔ یعنی اس کے ادا کرنے میں قطعی طور سے کسی قسم کی تاخیر کا مظاہرہ نہ کرو، ہر ممکن عجلت میں اس کی مزدوری اس کے حوالے کر دو۔

حدیث کے الفاظ سے دو چیزوں کی بالخصوص وضاحت ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ انسان کو معاملات کے انتہائی اونچے درجے پر فائز ہونا چاہیے۔ حق دار کا جو حق بنتا ہو، ممکن عجلت کے ساتھ اس کو دے دینا چاہیے۔ اس سے باہمی تعلقات میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ معاملات میں استواری کی راہ ہموار ہوتی ہے اور تجارتی اور کاروباری دنیا میں ایسا شخص اچھی شہرت کے روپ میں لوگوں کے سامنے آتا ہے۔ معاشرے میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، چھوٹے بڑے ہر طبقے کے لوگوں میں اس کو عزت و احترام کا مستحق گردانا جاتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے اللہ کے نزدیک بہتر انسان قرار دیا جاتا ہے۔ کیوں کہ اس نے حقوق العباد کے ایک بہترین گوشے پر عمل کیا ہے۔

دوسری بات جو ابھر کر سامنے آتی ہے، یہ ہے کہ اجیر، مزدور اور محنت کش کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہت اونچا ہے، اسی لیے تو اس کی اجرت کے فی الفور ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ دنیا کی اس ساری چہل پہل، تہذیب و ثقافت کے اس بے پناہ ارتقا، تمدن و حضارت کی اس گہما گہمی اور ترقی و تقدم کی اس گوناگوں ریل پیل میں اجیر کے دستِ ہنرمند اور عقلِ رسا کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اس کو اللہ نے دانش و خرد کی اتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے کہ اینٹ ہاتھ میں پکڑے تو تاج محل تعمیر کر دے، فولاد و آہن کو مرکزِ توجہ ٹھہرائے تو اللہ کے اس عظیم عطیے کے ذریعے سطحِ ارض پر تیز سے تیز رفتار ریل چلا دے، کسی دھات سے کام لینے پر اتر آئے تو فضا میں ہوائی جہاز اور راکٹ اڑا دے، چاہے تو نہریں کھود کر صحراؤں کو سیراب کر دے اور آب رسانی سے بنجر زمینوں کو مختلف قسم کی فصلوں سے مالا مال کر دے۔ وہ اللہ کی عطا کردہ طاقت سے پہاڑوں کو کھودنے کی استطاعت رکھتا ہے اور چاند، سورج اور ستارے اس کے لیے مسخر کر دیے گئے ہیں۔

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ۔

اللہ نے سورج اور چاند کو تمھارے لیے مسخر کر دیا ہے۔

وہ ایسی مشینیں ایجاد کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے کہ جو چند لمحوں میں ہزاروں میل کی مسافت پر انسان کی آواز کو پہنچا دیں اور کم سے کم عرصے میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے کی خبر لا دیں۔

وہ ایسے مہلک سے مہلک ہتھیار بھی تیار کر سکتا ہے جو پوری انسانیت کو خطرات سے دوچار کر دیں اور اسی خداداد عقل کی وساطت سے آسائش و آرام کی ایسی زندگی بھی فراہم کر سکتا ہے جو اس کائناتِ ارضی میں امن وسکون کی بہترین فضا پیدا کر دے۔

غرض یہ کہ وہ مزدور یا اجیر، جو ہر قدم پر انسانیت کا خادم ہے، جس نے اپنے آپ کو لوگوں کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا ہے، جس کے شب و روز مخلوقِ خدا کی بہتری میں گذرتے ہیں اور جو ہر آن یہی سوچتا رہتا ہے کہ اپنے بھائیوں کی کس انداز سے بھلائی کے سامان فراہم کرے، کس صورت میں ان کو زیادہ سے زیادہ سکون و اطمینان کی زندگی نصیب ہو ـــــ اور جس نے دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف بنا لیا ہو اور دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد قرار دے لیا ہو، اس کا حق نہ دینا اور بروقت اس عظیم محسنِ انسانیت کی مزدوری ادا نہ کرنا کتنی بڑی زیادتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مبارک حدیث میں واضح لفظوں فرمایا گیا ہے کہ مزدور کی حق تلفی نہ کرو اور جلد از جلد اس کا حق اُسے لوٹا دو۔ حدیث کے الفاظ میں اختصار کی وجہ بھی یہی ہے کہ کلام میں کوئی الجھن اور ایچ پیچ باقی نہ رہے۔ اصل بات پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ لوگوں کے علم میں آجائے۔